جلد ۳۴ | ۲۹ ماہ شہادت ۱۳۲۵ ہش | ۲۶ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ | ۲۹ اپریل ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۰۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو اب خدا تعالیٰ کے فضل سے کلی صحت ہے فالحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت بھی اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

صاحبزادہ میاں عبدالسلام صاحب عمر سندھ سے تشریف لے آئے ہیں۔

سعید احمد صاحب فاروقی منیجر ضیاء الاسلام پریس کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے

"میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کبھی امر کا ارشاد ہوتا ہے۔ اور وہ تعمیل کے لئے تیار۔ حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو۔ حضرت مسیح کو جو مشکلات اور مصائب اٹھانے پڑے۔ ان کے عوارض اور اسباب میں سے جماعت کی کمزوری اور بے دلی بھی تھی۔ چنانچہ جب ان کو گرفتار کیا گیا تو پطرس جیسے اعظم الحواریین نے اپنے آقا اور مرشد کے سامنے انکار کر دیا۔ اور نہ صرف انکار کیا بلکہ تین مرتبہ لعنت بھی بھیج دی۔ اور اکثر حواری ان کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس کے برخلاف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے وہ صدق و وفا کا نمونہ دکھایا۔ جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ انہوں نے آپ کی خاطر ہر طرح کا دکھ اٹھانا سہل سمجھا۔ یہاں تک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا۔ اپنے املاک و اسباب اور احباب سے الگ ہو گئے اور بالآخر آپؐ کی خاطر جان تک دینے سے تامل اور فرق نہیں کیا۔ یہی صدق اور وفا تھی۔ جس نے ان کو آخر کار بامراد کیا۔ اسی طرح میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبہ کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ جس دن سے میں نے نصیبین کی طرف ایک جماعت کے بھیجنے کا ارادہ کیا ہے۔ ہر ایک شخص کوشش کرتا ہے۔ کہ اس خدمت پر وہ مامور کیا جائے۔ اور دوسرے کو رشک کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور آرزو کرتا ہے۔ کہ اسکی جگہ اگر اسکو بھیجا جائے۔ تو بہتر ہے۔

ایڈیٹر غلام نبی
بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۹ ماہ شہادت ۱۳۲۵ ہش

مسلمانوں کے دشمن مسلمان

(از ایڈیٹر)

ایک گذشتہ پرچہ میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ کہ انگریزوں کی بجائے ہندوؤں کی غلامی قبول نہ کرنے کی صورت میں وہی لوگ جو عدم تشدد کو اپنا مذہب قرار دیتے تھے۔ کس طرح مسلمانوں کو جبر اور تشدد کے ذریعہ اپنا غلام بنانے یا ختم کر دینے یا ہندوستان سے نکال دینے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ سیاسی خیالات کی بناء پر ہندوؤں میں بھی کئی پارٹیاں ہیں۔ اور وہ بھی سیاسیات میں ایک دوسرے سے اختلافات رکھتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کی تخریب اور مخالفت میں سب کے سب متفق ہیں۔ حتیٰ کہ سکھ بھی جو ہندو کہلانا اپنی ہتک سمجھتے ہیں۔ اسی کار ناجائز میں ان کے دوش بدوش کھڑے ہونے کے اعلان کر رہے ہیں۔ چنانچہ کئی ایک سکھ لیڈر واضح الفاظ میں مسلمانوں کے خلاف کشت وخون میں شریک ہونے کا اعلان کر چکے ہیں۔ اور سکھ اخبار یہاں تک لکھ رہے ہیں۔ کہ ہندو کھڑے تماشہ دیکھیں۔ مسلم لیگی مسلمانوں کے لئے ہم ہی کافی ہیں۔

ایک طرف تو مسلم لیگ سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کے خلاف کہ جن پر مسلمانان ہند کی بہت بڑی اکثریت مشتمل ہے۔ اس طرح غیر مسلم متحدہ محاذ قائم کر رہے اور روز بروز اسے زیادہ مضبوط اور خطرناک بنا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف مسلمان کہلانے والوں میں بھی وہ بھی ہیں۔ جنہیں آج تک کبھی کسی اسلامی مقصد کے لئے تو مل بیٹھنے کی توفیق نہ ہوئی۔ لیکن اب جمہور مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچا کر ہندوؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے متحد ہو رہے ہیں۔ مثلاً "جمیعۃ العلماء خاکسار احرار اور نیشنلسٹ کہلانے والے مسلمانوں نے حال ہی میں اس لئے آپس میں اتحاد کی طرح ڈالی ہے۔ کہ لیگ کو اپنا سیاسی ادارہ سمجھنے والے مسلمانوں کو ختم کرنے میں ہندوؤں کا ہاتھ بٹا سکیں۔

اس سلسلے میں سب سے بڑا کارنامہ آل انڈیا مجلس احرار نے یہ سرانجام دیا ہے۔ کہ دہلی میں ایک جلسہ منعقد کر کے احراری لیڈروں نے ہندوؤں کو پورے زور کے ساتھ اس بات کا یقین دلایا ہے۔ کہ وہ لیگی مسلمانوں کے خلاف ہر رنگ میں ان کی مدد کریں گے۔ بلکہ ان سے بھی آگے بڑھ کر ان مسلمانوں کو ختم کر دینگے۔ چنانچہ شیخ حسام الدین صاحب صدر مجلس احرار ہند نے کہا۔ "اب وقت آگیا ہے کہ لیگ کی مفسدہ پردازیوں کے خلاف مزاحمت کی دیوار کھڑی کر دی جائے"۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی نے کہا۔ "وہ دن دور نہیں جب مسلم لیگ کی طاقت کو پاش پاش کر دیا جائے گا"۔ احراری امیر شریعت مولوی عطاء اللہ صاحب نے کہا۔ "مسلم لیگی اپنے برطانوی آقاؤں سے خاموش رہنے کو کہہ کر میدان میں آجائیں۔ وہ روز دھمکیاں دیتے ہیں۔ ہم ان کی دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہو سکتے۔ ع

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

چنگیز خاں اور ہلاکو کی دھمکیاں دینے والے مقابلہ پڑنے پر دم دبا کر بھاگ جاتے ہیں"۔ (شہباز ۲۳ اپریل ۱۹۴۶ء)

اس جلسے میں احرار نے پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کو خاص طور پر مدعو کر رکھا تھا۔ کیونکہ ہندو محاذ کے سب سے بڑے جرنیل وہی سمجھے جا رہے ہیں۔ تاکہ انہیں پورا پورا یقین دلا سکیں۔ کہ احراری ان کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو کچلنے اور نقصان پہنچانے کے لئے تیار بر تیار۔

اگر احرار کی تمام سابقہ غداریوں۔ ملت فروشیوں اور نقصان رسانیوں کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو اس وقت انہوں نے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ وہ ایسا خطرناک اور اس قدر نقصان رساں ہے کہ مسلمانوں کو اس سے محفوظ رہنے کی پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس کی یہی صورت ہے۔ کہ انہوں نے جس شاندار طریق سے احرار کو تمام ہندوستان کے انتخابات میں شکست فاش دیکر انہیں منہ دکھانے کے قابل نہ رہنے دیا۔ اسی طرح اب بھی ان کی کسی بات پر کان نہ دھریں اور نہ ان کے کسی مشورے پر عمل کریں۔ بلکہ ہر جگہ یہ کوشش کی جائے۔ کہ جو لوگ ابھی تک احرار کے دام تزویر میں پھنسے ہوئے ہوں۔ انہیں اصل حالات سے آگاہ کر کے اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کا فرض یاد دلایا جائے۔ تاکہ وہ احرار کی غداریوں اور ملت فروشیوں کے آلۂ کار بن کر دین و دنیا کو برباد نہ کریں۔

احباب جماعت مدرسہ احمدیہ میں بچوں کو جلد داخل کرائیں

مدرسہ احمدیہ مجلس مشاورت کے بعد کھل گیا ہے۔ اور پڑھائی باقاعدہ شروع ہو گئی ہے۔ احباب اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرنے کے لئے جلد بھجوا دیں۔ تاکہ پڑھائی میں حرج واقع نہ ہو۔

(ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ)

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی بمبئی سے روانگی

بمبئی (بذریعہ ڈاک) صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ جو ۱۹ اپریل کو انگلستان جانے کے لئے بمبئی روانہ ہوئے تھے۔ بمبئی سے جہاز پر سوار ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ صاحبزادہ صاحب موصوف کو خیریت سے منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور اپنے مقصد میں کامیاب و کامران واپس لائے۔

گاڑیوں کے اوقات میں تبدیلی

ریلوے کے نئے ٹائم ٹیبل میں یکم مئی سے قادیان آنے اور جانے والی گاڑیوں کے اوقات میں کچھ تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ جو احباب کی اطلاع کے لئے درج کی جاتی ہیں۔

قادیان سے بٹالہ		بٹالہ سے قادیان	
روانگی قادیان	آمد بٹالہ	روانگی بٹالہ	آمد قادیان
۶-۰ صبح	۶-۳۰	۱-۲۵ دوپہر	۲-۰۰
۲-۵۵ دوپہر	۳-۲۵	۵-۰۰ شام	۵-۳۵
۶-۳۵ شام	۷-۵	۸-۰۰	۸-۳۰

ایک احمدی نوجوان کی قابل تعریف دلیری و ہمدردی

۱۴ اپریل کو کولمبو میں ملبس روڈ پر ایک احمدی نے نہایت دلیرانہ اور ہمدردی کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ قریباً ایک بجے دوپہر کو ایک ڈاکو دو پارسن لڑکیوں سے منی بیگ چھین کر جنگل میں بھاگ نکلا۔ لڑکیوں کا شور سنکر ہمارا احمدی بھائی شیخ احمد حسین صاحب اسی وقت باوجود اکیلا ہونے کے جنگل میں جانے سے نہ ہچکچایا۔ ڈاکو کا پیچھا نہ چھوڑا۔ شور سنکر ہم لوگ بھی باہر نکلے تو یہ قریباً نصف میل کے فاصلے پر جا چکے تھے۔ اور آگے جنگل کے دوسری طرف ایک بستی آباد تھی۔ ڈاکو نے ادھر کا رخ کیا۔ اور ہم لوگ بھی اپنے احمدی بھائی کی مدد کے لئے بھاگے ہمارے بھائی نے آگے بڑھ کر ڈاکو سے منی بیگ چھین لیا۔ مگر ڈاکو چونکہ اسی جنگل سے پوری طرح واقف تھا۔ چھپتا چھپاتا نکل گیا۔ منی بیگ لاکر دیا گیا۔ اس وقت معلوم ہوا کہ اس کے اندر ایک لاکھ کی مالیت تھی۔ چیک تھا اور نقد اور زیورات۔ انہوں نے ہمارے بھائی کو کافی انعام دیا۔ اور تحسین و آفرین کے نعرے لگائے اور [illegible] واقعہ [illegible]

خرید و فروخت کے متعلق اسلامی احکام

ہر بیع میں تین باتوں کا لحاظ ضروری ہے۔ (۱) بیع کا انعقاد صحیح معنوں میں ہو۔ انعقاد سے مراد ایجاب و قبول اور اس کے شرائط ہیں۔ اس کے متعلق میں پہلے مختصراً بیان کر چکا ہوں (۲) متعاقدین (بائع اور مشتری) بعض مخصوص اوصاف کے ساتھ متصف ہوں۔ اس کا بیان بھی پہلی اشاعت میں گزر چکا ہے۔ (۳) مقصود بیع یعنی جس چیز کی خرید و فروخت ہو رہی ہو۔ اس میں مندرجہ ذیل اوصاف کا ہونا ضروری ہے۔

۱۔ وہ چیز معلوم الوجود ہو۔ یعنی معین ہو یا غیر معین چیز کی بیع ممنوع ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص کہے کہ یہ دو گھوڑے ہیں میں ان میں سے ایک بیچتا ہوں۔ تو جب تک وہ ان میں سے کسی ایک کو متعین نہیں کر دیتا۔ ان دونوں کی بیع جائز نہیں ہے۔ (ب) وہ چیز معلوم الصفت ہو۔ مثلاً اگر کوئی شخص کہے کہ میں ایک من گندم دس روپے میں بیچتا ہوں۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ یا وہ گندم دکھائے۔ اور اگر دکھا نہیں سکتا۔ تو اس کے اوصاف متعین کردے۔ کہ وہ سفید ہے یا سرخ یا آجکل کے مروجہ نمبروں کے لحاظ سے کونسے نمبر کی ہے۔ غرض ایسے اوصاف بتائے جن سے یہ پتہ چل سکے کہ اس کی مراد فلاں قسم کی گندم سے ہے۔ (ج) وہ چیز معلوم القدر ہو یعنی اس کی مقدار معین ہو۔ مثلاً اگر یہ کہے کہ میں ایک تھان کپڑے کا دس روپے میں فروخت کرتا ہوں۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تھان یا تو عرفاً معلوم ہو کہ بیس گز کا ہے یا چالیس گز کا۔ مثلاً اگر وہ کہتا ہے۔ کہ میں ۷۶۱ کا تھان دس روپے میں بیچتا ہوں۔ تو عرفاً یہ سب کو معلوم ہے۔ کہ ایک تھان بیس گز کا ہوتا ہے۔ اور اگر عرفاً معلوم نہیں۔ تو وہ خود اس کی مقدار بتائے کہ میری مراد اتنے گز کے تھان سے ہے (د) وہ چیز مقدور التسلیم بھی ہو۔ یعنی بائع اس چیز کو مشتری کے سپرد کرنے کی طاقت بھی رکھتا ہو۔ اگر ایسی چیز کی بیع کرتا ہے جس کو وہ مشتری کے سپرد نہیں کر سکتا۔ تو وہ بیع جائز نہیں ہے۔ مثلاً یہ کہے کہ میں پرندے کی بیع کرتا ہوں۔ جو ہوا میں اڑ رہا ہے۔ یا مچھلی کی بیع کرتا ہوں۔ جو دریا میں تیر رہی ہے۔ تو یہ ممنوع ہے۔ اسی طرح آجکل جو سٹے کی بیع کرتے ہیں تو وہ بھی اس شرط کے ماتحت ناجائز ہے ایک جہاز جو ولایت سے مال لے کر چلتا ہے وہ ابھی بندرگاہ پر پہنچتا بھی نہیں۔ کہ اسی اثناء میں اس کی دو دو تین تین دفعہ بیع ہو جاتی ہے۔ حالانکہ وہ مقدور التسلیم نہیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ جہاز رستہ میں ہی غرق ہو جائے اسی طرح بعض اوقات وہ مال معلوم الصفت نہیں ہوتا۔ اور کبھی معلوم القدر نہیں ہوتا۔ غرض ان شرائط کے ماتحت سٹے کی بیع ناجائز ہے۔

وصف و قدر کے احکام

مندرجہ بالا شرائط میں سے وصف اور مقدار کی بحث احکام بیع و شرا میں کافی اہمیت رکھتی ہے۔ یہ قاعدہ ہے کہ الاثمان للاعیان لا للاوصاف کہ قیمت درحقیقت چیز کی ہوتی ہے چیز کے وصف کی نہیں ہوتی۔ یعنی اگر ثمن کو مبیع کے اجزاء پر تقسیم کیا جائے۔ تو قیمت کا کوئی حصہ مبیع کے کسی وصف کے مقابلہ میں نہیں آئیگا۔ بلکہ ثمن کے اجزاء مبیع کے اجزاء کے مقابلہ میں آئینگے۔ البتہ اوصاف کو مبیع کیطرف تشویق و ترغیب یا اس سے نفرت یا بے التفاتی میں دخل ہے۔ اور ان کی وجہ سے مبیع کی قیمت میں کمی و بیشی ہوگی۔ لیکن وہ قیمت بہرحال مبیع کی ہوگی۔ کسی وصف کی نہیں ہوگی۔ مثلاً ایک مکان ہر لحاظ سے اچھے موقعہ پر ہے پڑوس اچھا ہے برلب سڑک ہے بازار کے قریب ہے۔ سکول وغیرہ قریب ہیں۔ ان اوصاف کے لحاظ سے مکان کی قیمت بڑھے گی۔ اس کے مقابلہ میں اگر ایک مکان برے موقعہ پر ہے تو اس کی قیمت کم ہوگی۔ لیکن یہ اوصاف قیمت کا کوئی حصہ حاصل نہیں کرینگے۔ یعنی یہ نہیں ہوگا کہ قیمت کا کچھ حصہ ان اوصاف کی قیمت قرار پائے۔ مثلاً پہلے سکول قریب تھا۔ اور اب مکان خریدتے ہی سکول دور اٹھ گیا۔ تو اس وجہ سے مشتری کو اختیار نہیں ہوگا۔ کہ مقررہ قیمت میں سے کچھ حصہ اس وصف کے چلے جانے کی وجہ سے کم کردے۔ اس کے ساتھ یہ قاعدہ کلیہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر کسی مبیع کو اس کے خاص اوصاف مدنظر رکھ کر خرید کیا گیا۔ مگر ان اوصاف میں کچھ کمی ہو جائے۔ تو مشتری کو اس مبیع کے خریدنے کا اختیار ہے۔ اس پر واجب نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی رضا کا تعلق ان خاص اوصاف کے ساتھ تھا۔ اب اوصاف میں اختلال و نقصان کی وجہ سے رضا میں بھی اختلال و نقصان آجائے گا۔ اور بیع میں رضا کامل شرط ہے۔ لیکن اگر وہ مبیع اوصاف میں بڑھ کر نکلے۔ تو بائع کو اختیار نہیں ہوگا کہ وہ اس زیادتی کیوجہ سے قیمت بڑھائے یا بیع فسخ کرنے کا مطالبہ کرے

بخلاف مقدار کے کہ اس کے مقابلہ میں ثمن متصور ہوتی ہے۔ یعنی مقدار کی کمی بیشی ثمن کی کمی بیشی کا موجب ہوتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص زمین کا ایک ٹکڑا جو دس گز ہے۔ دس روپے میں فروخت کرتا ہے۔ مگر پیمائش سے وہ ٹکڑا نو گز کا نکلا۔ تو اس صورت میں مشتری کو اختیار ہے۔ خواہ نو روپے دیکر لے خواہ رد کردے۔ یا اگر پیمائش میں گیارہ گز نکلے تو مشتری گیارہ روپے دیکر اسے خرید سکتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مقدار کے اجزاء میں ثمن کے اجزاء کو دخل ہے۔

وصف و قدر میں ردّ و بدل

خرید و فروخت کے قواعد پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اوقات ایک جگہ جو چیز مقدار سمجھی جاتی ہے دوسری جگہ وصف سمجھی جاتی ہے وبالعکس۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مقدار ایک مستقل چیز ہے اور وصف غیر مستقل اور بعض اوقات ایک ہی چیز ایک حیثیت سے مستقل سمجھی جاتی ہے۔ اور دوسرے وقت میں کسی اور حیثیت سے اسے مستقل نہیں مانا جاتا۔ بلکہ غیر مستقل تسلیم کی جاتی ہے۔ جب مقدار بیع میں ملتفت بالذات ہو تو وہ وصف نہیں ہوتی۔ اور ثمن کے مقابلہ میں متصور ہوگی۔ اور اگر وہ ملتفت بالذات نہ ہو بلکہ وہ بالعرض ہو تو ثمن اس کے مقابلہ میں نہیں ہوگی۔ مثلاً ایک شخص ایک گز کا رومال ایک روپے میں فروخت کرتا ہے۔ اب خریدنے والے کے ذہن میں بوقت خرید رومال تو بالذات ہوگا اور ایک گز ہونا بالعرض اگر اسے ماپنے پر یہ معلوم ہو کہ رومال ایک گز نہیں بلکہ کم ہے۔ تو وہ بائع سے یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں اس نسبت سے کم قیمت دونگا۔ اس لئے کہ اس جگہ پیمائش اصل مقصود نہ تھی بلکہ رومال مقصود تھا۔ اور پیمائش تو بالعرض مقصود تھی۔ جس کی اس جگہ کوئی قیمت نہیں ہے۔ لیکن جب ہم کوئی اور کپڑا خریدنے جائیں۔ تو یہی پیمائش اس میں بالذات مقصود ہوگی۔ اس لئے اس صورت میں اگر ہم ایک گز خریدینگے۔ تو ایک روپیہ ادا کرینگے۔ اور ۱۲ گز خریدینگے تو ۱۲ ر ادا کرینگے اس سے معلوم ہوا کہ بعض اوقات ایک چیز ایک جگہ مقدار ہوتی ہے۔ لیکن وہی چیز دوسری جگہ وصف ہو جاتی ہے۔

وصف و قدر کی حقیقت

مندرجہ بالا امور کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ معلوم ہوا کہ (۱) وصف وہ ہے جس کے مقابلہ میں ثمن متصور نہیں ہوتی۔ اور مقدار شے کے وہ اجزاء ہیں جنکے مقابلہ میں ثمن متصور ہوتے ہیں (۲) کسی چیز کا وصف ہونا لوازم میں سے نہیں یعنی یہ ضروری نہیں۔ کہ جو چیز ایک دفعہ وصف بنے وہ ہمیشہ وصف ہی رہے۔ بلکہ ایک ہی چیز ایک اعتبار سے وصف ہوتی ہے۔ اور دوسرے اعتبار سے وصف نہیں ہوتی (۳) مقدار اگر ملتفت بالذات ہو۔ تو وہ مبیع کا جزء قرار پائے گی۔ اور اس کے مقابلہ میں ثمن ہوگی اور اگر وہ ملتفت بالذات نہ ہو۔ تو وہ وصف کہلائے گی۔ اور اس کے مقابلہ میں ثمن نہیں ہوگی۔ (۴) وصف کو قیمت کی کمی بیشی اور ترغیب و تشویق وغیرہ میں دخل حاصل ہے۔ لیکن قیمت کا کوئی جزء اس کے مقابلہ میں نہیں ہوتی۔ اب اگر مبیع کے اوصاف حسب مراد نکلیں تو بہتر لیکن اگر کم نکلیں تو بیع فسخ کریگا

تو مشتری کو اختیار ہے۔ لیکن قیمت کم کرنے کا اختیار نہیں اور اگر وہ مبیع اوصاف میں بڑھ کر نکلے۔ تو بائع کو کوئی اختیار نہیں نہ بیع فسخ کرنے کا نہ قیمت بڑھانے کا۔ (۵) مقدار وہ چیز ہے جس کو اصل سے کم کرنے سے اصل میں نقصان کا احتمال نہ ہو۔ اور وصف وہ چیز ہے جس کو اصل سے کم کرنے سے اصل میں نقصان واقع ہو۔ مثلاً لوہے کی ایک مشین ہے۔ اس میں وزن ایک وصف ہے۔ اور مشین کی ذات بالذات مقصود ہے۔ اگر اس مشین سے ایک من کاٹ کر اس کا وزن کم کر دیا جائے۔ تو مشین بے کار ہو جائیگی لیکن لوہے کا ایک بہت بڑا ٹکڑا جس سے کاٹ کاٹ کر وزن کر کے لوہا فروخت کیا جاتا ہے۔ اس میں وزن مقدار ہے اور بالذات مقصود ہے۔ اس سے اگر ایک من لوہا کاٹ لیا جائے۔ تو باقی لوہا بے کار نہیں ہو جاتا بلکہ ضرورت مند اس سے بھی اپنی ضرورت کے مطابق خرید کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں

ایک سوال کا جواب

اب سوال یہ ہے۔ کہ وصف کی قیمت تصور کرنے میں کونسا فساد لازم آتا ہے۔ اور تصور نہ کرنے میں کیا حکمت ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ (۱) اگر وصف کی قیمت تصور کری جائے۔ تو اس طرح بیع جنس بذالک الجنس کی صورت میں زیادتی وصف کی بناء پر تفاوت فی المقدار بھی جائز ہوگا۔ حالانکہ وہ ربو ہے۔ یعنی اگر وصف کو شئی کا مستقل حصہ سمجھ لیا جائے۔ تو لازم آئیگا کہ اگر ہم گندم کی بیع گندم سے کریں تو جو گندم اچھی ہے وہ کم دیں۔ اور ناقص گندم اس کے مقابلہ میں زیادہ۔ حالانکہ اس بارہ میں صفاً ہی سے روایت ہے۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الذھب بالذھب و الفضۃ بالفضۃ والبر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح مثلاً بمثل یداً بید فمن زاد او استزاد فقد اربیٰ الاٰخذ والمعطی سواءٌ۔ آپؐ نے فرمایا اگر تم سونے کی سونے یا چاندی کی چاندی سے یا گندم کی گندم سے یا جو کی جو سے یا کھجور کی کھجور سے یا نمک کی نمک سے بیع کرو۔ تو دونوں طرف اجناس برابر برابر ہوں۔ اور نقد النقدی ہوں۔ اگر ایک شخص زیادہ دے۔ یا دوسرا زیادہ طلب کرے۔ تو یہ سود ہے۔ اور اس میں لینے والا اور دینے والا دونوں گنہگار ہیں۔ اس حدیث سے صاف ثابت ہے۔ کہ اوصاف کی کمی بیشی کی وجہ سے ایک ہی جنس کے تبادلے سے کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح بخاری اور مسلم شریف میں ایک روایت ہے۔ کہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم بعث اخا بن عدی الانصاری فاستعملہ علی خیبر فقدم بتمر جنیب فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکل تمر خیبر ھکذا؟ قال لا واللہ یا رسول اللہ انا لنشتری الصاع بالصاعین من الجمع فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تفعلوا ولکن مثلاً بمثل بیعوا ھذا واشتروا بثمنہ من ھذا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا عامل بنا کر بھیجا۔ وہ وہاں سے آپ کے لئے عمدہ کھجوریں بطور تحفہ لایا۔ اس پر آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہیں۔ اس نے کہا نہیں یا رسول اللہ ہم دو صاع معمولی دے کر ایک صاع اچھی کھجوریں لے لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ایسا نہ کرو۔ یا تو برابر لینی چاہئیں یا ردی کو فروخت کر کے اس کی قیمت سے عمدہ خرید کرنی چاہئیں۔ ایک روایت میں ردھا وجیدھا سواء کے الفاظ بھی آتے ہیں۔ کہ تبادلہ میں وصف کا کوئی اعتبار نہیں۔ بلکہ عمدہ اور ردی برابر ہیں۔ پس معلوم ہؤا۔ کہ آپ نے وصف میں تفاوت کا اعتبار نہیں کیا۔

(۲) وصف کی قیمت تصور کرنے سے اموال ربویہ کی بیع کا دروازہ ہی بند ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ کم وبیش تفاوت فی الوصف تو ہر جگہ ہوتا ہے۔ ایک ہی درخت کے پھلوں میں ہوتا ہے۔ بلکہ ایک جنس کی ہر دو چیزوں میں بھی ہوتا ہے۔ اب ان اموال میں مماثلت فی القدر والجنس کی تو پہلی ہی شرط ہے۔ اور اس میں تفاوت کی اجازت نہیں۔ اب اگر مماثلت فی الوصف کی شرط بھی لگا دی جائے۔ تو پھر کونسی صورت جواز بیع کی رہ جائے گی۔

باقی رہی یہ بات کہ اوصاف میں اختلاف کو عرفاً تفاوت نہیں سمجھتے۔ اگر اس سے مراد یہ ہے۔ کہ اطلاق اسم میں تفاوت نہیں ہوتا۔ ردی گندم کو بھی گندم کہتے ہیں۔ اور عمدہ کو بھی گندم ہی کہتے ہیں۔ تو یہ صحیح ہے۔ اور اگر یہ مراد ہے۔ کہ اوصاف کے اختلاف سے قیمت میں تفاوت نہیں ہوگا۔ تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ یہ ایک بدیہی امر ہے۔ کہ اچھی چیز کی قیمت زیادہ ہوتی ہے۔ اور ردی اور خراب چیز کی کم

خاکسار محمد احمد ثاقب واقف زندگی از لاہور۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کا نہایت اہم ارشاد

خدمت دین کیلئے اولاد وقف کرنے کا مطالبہ

قرآن مجید میں کامیابی کا ایک زریں اصل یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ اے مسلمانو اگر تم دنیا میں کامیاب وکامران ہونا چاہتے ہو۔ تو اللہ۔ اللہ کے رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔ اگر ایک مسلمان اللہ تعالے کی شریعت کا پابند۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات کا فرمانبردار اور ارباب حل وعقد اور آئمہ وخلفاء کا تابع ہو۔ تو یقیناً وہ دنیا اور آخرت میں فلاح پا گیا۔ اور ایسے افراد کا مجموعہ جماعت اپنے مقصد ومطمح نظر میں کامیاب وکامران ہوگا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ الامام جنۃ یقاتل من ورائہ کہ کامیابی کا یہی اصل ہے۔ کہ امام کو بطور ڈھال سمجھ کر جماعت کے افراد اس کے اشارات وہدایات کے تابع اور اس کے احکام کی تعمیل میں جنگ کریں۔ اگر سچی اطاعت ان کے قلوب میں ہوگی۔ تو ان کے اعمال شاندار نتائج پیدا کریں گے۔ پس اطاعت کی روح زندہ قوم کی زندگی کی علامت ہے۔ اگر یہ روح کسی جماعت میں قائم ہو۔ تو دنیا کی کوئی قوم کسی رنگ میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور وہ قوم جو بھی حملہ کرے گی۔ اس میں مظفر ومنصور ہوگی۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے جماعت احمدیہ کو فرماتے ہیں:۔

"ایک ایسی زندہ قوم جو ایک ہاتھ کے اٹھنے پر اٹھے اور ایک ہاتھ کے گرنے پر بیٹھ جائے دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا کرتی ہے۔ .... جس دن یہ روح ہماری جماعت میں پیدا ہو جائے گی۔ اس دن جس طرح باز چڑیا پر حملہ کرتا اور اسے توڑ مروڑ کر رکھ دیتا ہے۔ اسی طرح احمدیت اپنے شکار پر گریگی۔ اور تمام دنیا کے ملک چڑیا کی طرح اس کے پنجے میں آجائینگے۔ اور دنیا میں اسلام کا پرچم پھر نئے سرے سے لہرانے لگ جائیگا۔"

(الفضل ۱۷ر اپریل ۱۹۳۹ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کچھ عرصہ سے جماعت کو بار بار تبلیغی جدوجہد کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ اور جماعت سے بار بار مطالبہ فرما چکے ہیں۔ کہ تبلیغی ضروریات کے پیش نظر مدرسہ احمدیہ میں احباب اپنے بچوں کو داخل کرائیں۔ تاکہ وہ تبلیغی ٹریننگ حاصل کر کے اللہ تعالے اس کے رسول اور اس زمانہ کے مہدی اور مسیح کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچا سکیں۔

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے انگریزی مڈل پاس مقرر فرمایا ہے۔ اور حضور انور کی خواہش ہے۔ کہ سالانہ کم از کم سو طالب علم مدرسہ احمدیہ میں نئے داخل ہوں۔ تاکہ جلد سے جلد اور کافی تعداد میں سلسلہ کو مبلغ مل سکیں۔ اور اتنی بڑی جماعت اور قربانی کرنے والی جماعت سے یہ امر غیر متوقع نہیں کہ وہ مطلوبہ تعداد کو پورا نہ کر سکیں۔

ہمارا روحانی تاجدار۔ تبلیغی میدان کا کامیاب سپہ سالار۔ قدم قدم پر جماعت کو صورت حالات سے آگاہ کر رہا ہے۔ اور جماعت سے واقفین اور مبلغین کا مطالبہ کر رہا ہے۔ ہمارا امام ہمام دین کی حالت کو دیکھ کر آج بیقرار ہے۔ اس کی زندگی کا ہر لمحہ دین اور اس کے احیاء کے لئے وقف ہے۔ اگر ہم اس کی اطاعت کے دعویدار ہیں۔ تو ہمیں اس کے ارشادات کی تعمیل کر کے سچی اطاعت کا ثبوت دینا چاہیئے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کا ۲۶ر اپریل کا خطبہ جمعہ جماعت کے لئے ایک زبردست انذار ہے۔ اور اس کا مفہوم

الفضل کے گزشتہ پرچہ میں چھپ گیا ہے۔ بیشتر اس کے کہ اصل خطبہ شائع ہو مفہوم پڑھ کر ہی احباب جماعت کو بے تاب ہو جانا چاہیئے۔ اور مڈل پاس بچوں کو جلد سے جلد مدرسہ احمدیہ میں داخل کرا دینا چاہیئے:

احمدی نونہالو! آؤ اور اپنے امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسمٰعیلی نمونہ پیش کرو۔ مڈل پاس نوجوانو! آؤ کہ مدرسہ احمدیہ تمہارا انتظار کر رہا ہے۔ یاد رکھو تمہاری کامیابی و فلاح اسی میں ہے کہ اپنے امام کے اشارہ کے تابع بن جاؤ۔ جوانی کی امنگوں اور آرزوؤں کو خدمتِ دین کیطرف پھیر دو۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے مدرسہ احمدیہ میں جو کہ تبلیغی جدوجہد کا نقطہ مرکزی ہے آکر جمع ہو جاؤ۔ کہ امام کی رضا میں آج خدا کی رضا ہے۔

بزرگان احمدیت! حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا تازہ خطبہ آپ حضرات کے لئے ایک انذار کا پہلو رکھتا ہے۔ دین کے لئے اپنی اولادوں کو نثار کردو کہ آج خدا آپ سے اپنی امانت مانگ رہا ہے۔ آج اسلام و احمدیت کی ترقی بزرگان احمدیت سے ابراہیمی قربانی کا مطالبہ کر رہی ہے۔ اپنے بچوں کو ترغیب و تحریص کرکے مدرسہ احمدیہ میں داخل کراؤ۔ تاکہ وہ تبلیغی ٹریننگ حاصل کرکے امام جماعت کی زیر ہدایات تبلیغی خدمات سر انجام دیں:

جماعت احمدیہ ایک زندہ جماعت ہے۔ اطاعت کی روح اس کا شعار اور زندگی کی علامت ہے۔ پس اے بزرگان دین و نوجوانان احمدیت آؤ ہم سب مل کر اس امر کا ثبوت پیش کردیں۔ اس سال اتنی تعداد میں مدرسہ احمدیہ میں طلباء داخل کرائیں۔ کہ ہمارا امام ہم سے خوش ہو جائے اور خدا تعالےٰ کے حضور ہماری سابقہ کوتاہیوں اور غلطیوں کی معافی کے لئے دعا کرے۔ کیونکہ امام کی رضا میں خدا کی رضا اور اسکی اطاعت میں جماعت کی بقا و زندگی ہے۔

شریف احمد امینی مولوی فاضل مدرسہ احمدیہ قادیان

(ترسیل زر انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ ایڈیٹر)

کمیونسٹ اصولاً اور عملاً مذہب کے دشمن ہیں

کمیونزم صرف ایک اقتصادی تحریک نہیں۔ بلکہ وہ زندگی کے تمام شعبہ جات کے متعلق مادی فلسفہ کی روشنی میں بنائے ہوئے قوانین پیش کرتی ہے۔ اس لئے کمیونزم اور اسلام کا تصادم ہر میدان میں ہوتا ہے۔ دونوں کے مذہبی۔ سیاسی۔ اخلاقی۔ مجلسی۔ معاشی۔ تجارتی اصول باہم مختلف ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ دونوں کی بنیاد بالکل علیحدہ بلکہ برعکس نظریوں پر رکھی گئی ہے۔ اسلام روٹی کو زندگی کے قیام کا ذریعہ بتلاتا ہے۔ اور کمیونزم اسے زندگی کا مقصد قرار دیتی ہے۔ اسلام انسان کو با اخلاق انسان اور پھر با اخلاق سے باخدا انسان بنانا چاہتا ہے۔ مگر کمیونزم انسان کو بد اخلاق انسان اور بد اخلاق انسان سے حیوان بنانے کی کوشش میں ہے۔ جس کا مقصد جائز و ناجائز طریقوں سے شکم پری کرنا ہے۔ اس لئے جو شخص مارکس کے فلسفہ کو صحیح سمجھتا ہے۔ اس کے متعلق یہی سمجھا جائیگا۔ کہ وہ زندگی کے تمام نشیب و فراز میں مارکس کا مقلد ہے۔ مذہب۔ اخلاق اور تمدن سے تعلق رکھنے والے اس کے ہر اصل کو درست اور قابل عمل مانتا ہے۔ لیکن کمیونسٹوں سے ملنے کے بعد آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے۔ کہ ان میں سے بہت سے لوگ نہ مارکس کے فلسفہ کو سمجھتے ہیں۔ اور نہ تمام اصول پر انہیں آگاہی حاصل ہے۔ وہ صرف سنی سنائی باتوں پر فریفتہ ہیں۔ اس لئے اکثریت ایسے لوگوں کی ہے۔ جو پس پردہ کارروائیوں سے بالکل ناواقف ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ ظالم صیاد نے یہ چند دانے ان سے ہمدردی کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ انہیں پھانسنے کے لئے بکھیرے ہیں۔ جب بھی کمیونسٹوں کے مذہب و اخلاق کی تصویر ان کے سامنے پیش کی جائے۔ فوراً چونک کر کہتے ہیں نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ نہ وہ مذہب کے مخالف ہیں۔ اور نہ ان کے اخلاق اتنے گرے ہوئے ہیں۔ یہ سرمایہ داروں مل مالکوں اور نفع خوروں کا جھوٹا پروپیگنڈا ہے۔ جس سے وہ عوام کو بھڑکانا چاہتے ہیں لیکن جب انہیں یقین دلایا جائے۔ کہ یہ مستند اور صحیح واقعات ہیں۔ جن کا ماخذ کمیونسٹ لیڈروں ہی کی تصنیفات ہیں۔ تو پھر وہ کانٹ چھانٹ شروع کرتے ہیں۔ اور کچھ ایسا عمل جراحی کر جاتے ہیں۔ کہ کمیونزم کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ آج کے مضمون میں یہ بتانے کی کوشش کی جائیگی کہ کمیونسٹ اصولاً اور عملاً بھی مذہب کے جانی دشمن ہیں۔ اور اسے مٹانا اپنا اہم ترین کام خیال کرتے ہیں۔ لیکن اس سے پہلے ایک ضروری بات ذہن نشین کرنے کے قابل ہے۔ اور وہ یہ کہ کمیونزم کے بانی مذہب کی طاقت سے خوب واقف تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ اگر ہم نے اس کی کھلم کھلا مخالفت کی۔ تو کامیابی خواب ہو کر رہ جائے گی۔ اس لئے انہوں نے جو طریق اختیار کیا۔ اسے چار حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اول عوام کے لئے مذہب کو ایک ذاتی چیز قرار دے دیا جائے۔ جو مذہب کی پابندی کرنا چاہے اسے روکا نہ جائے۔ اور جو مذہب کو چھوڑنا چاہے اسے اس کی پوری اجازت ہو۔ لیکن جو کمیونسٹ پارٹی کے برسر اقتدار لوگ ہیں ان کا دہریہ ہونا ضروری ہے۔ دوم۔ مذہبی تبلیغ کو روک دیا جائے۔ لینن اس کی تشریح اس طرح کرتا ہے کہ "اگر ایک پادری ہمارے ساتھ مل کر سیاسی کام کرنے کے لئے آتا ہے اور پارٹی کے کام کو خوب توجہ سے کرتا ہے۔ اور جماعتی پروگرام کی مخالفت نہیں کرتا۔ تو ہم اسے اپنی جماعت میں قبول کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اس طرح جو تضاد ہمارے اصول اور اس کے مذہبی اعتقادات میں ہے وہ ایک ایسا معاملہ کہا جا سکتا ہے۔ جس میں وہ اپنی تردید آپ کرتا ہے۔ اور اس کا تعلق اس کی ذات سے ہے۔ ایک سیاسی جماعت یہ نہیں معلوم کر سکتی۔ کہ اس کے ممبروں کے خیالات اور جماعتی پروگرام میں کوئی تضاد ہے یا نہیں۔ البتہ ایسا معاملہ مغربی یورپ میں بھی ایک نادر استثناء ہے۔ اور روس میں تو یہ بالکل ممکن نہیں۔ لیکن مثال کے طور پر اگر ایک پادری سوشل ڈیموکریٹک پارٹی میں شامل ہوتا ہے۔ اور پھر اپنا سب سے بڑا کام مذہبی خیالات کی اشاعت بنا لیتا ہے۔ تو پارٹی اسے نکالنے پر مجبور ہوگی۔" (مارکس اینجلز مارکسزم ص۱۴۹)

اسی طرح روس کے جو قواعد و ضوابط ۱۹۳۶ء میں شائع ہوئے ہیں ان کے آرٹیکل ۱۲۴ میں لکھا ہے۔ "تمام شہریوں کو مذہبی عبادت کی اور مخالف مذہب پروپیگنڈا کی قانوناً اجازت ہے"۔ اس سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ روس مذہبی پروپیگنڈا کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ سوم۔ بچوں کو مذہبی اثر سے بچایا جائے۔ روسی حکومت بچوں کی پرورش اپنی نگرانی میں کراتی ہے۔ انہیں مذہب سے بیگانہ اور مذہبی تعلیم سے بے بہرہ رکھنے کا پورا پورا انتظام ہے۔ بچپن سے ہی انہیں مادیت کا سبق پڑھایا جاتا ہے۔ اور مذہب سے دشمنی ان کی طبیعت ثانیہ بنا دی جاتی ہے۔ اس طرح سے مذہب کو آئندہ نسل میں منتقل ہونے سے مکمل طور پر روک دیا جاتا ہے۔ چہارم۔ مذہب کے خلاف پرچار کیا جائے۔ یہ غرض بھی نہایت اہتمام سے ادا کی جاتی ہے لیکچروں کے ذریعہ۔ اخبارات و رسائل کی امداد سے۔ تصویریں اور خاکے بنا کر غرضیکہ ہر ممکن طریقہ سے لوگوں کے دلوں میں مذہب کی دشمنی پیدا کی جاتی ہے۔

بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ روس میں مسجدیں اور گرجے موجود ہیں۔ تقریباً پچاس ہزار پادری وہاں رہتے ہیں۔ پھر روسی حکومت کو مذہب کا مخالف کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ اس کا جواب گزشتہ سطور میں دیا جا چکا ہے۔ کہ روس کی یہ پالیسی نہیں کہ مذہب پر سامنے سے حملہ کیا جائے۔ چنانچہ جب لوگوں نے مذہب کے خلاف کھلم کھلا جنگ کرکے اپنا اثر و رسوخ ختم کر دیا تو "اینجلز نے ان کے اس مذہب کے خلاف اعلان جنگ کو بے وقوفی قرار دیا۔ اور بتایا کہ ایسا جنگ کا اعلان کرنا گویا مذہب میں دلچسپی کو تازہ کرنے کا بہت اچھا ذریعہ مہیا کرنا ہے

اور مذہب کے مرجانے میں روک ڈالنے کے مترادف ہے۔" (مارکس اینجلز مارکسزم ص۱۹۱)

یعنی وہ نہ مذہب کو یکدم مٹانا چاہتے ہیں اور نہ اسے زندہ رکھنا چاہتے ہیں۔ بلکہ وہ اسے سسک سسک کر اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں۔ جب مذہب کی تبلیغ کو روک دیا جائے آئندہ نسلوں کو مذہبی تعلیم سے محروم کر دیا جائے۔ اور مذہب کے خلاف نہایت خوفناک پروپیگنڈا کیا جائے تو محض چند رسوم ادا کرنے سے مذہب باقی نہیں رہ سکتا۔ زیادہ سے زیادہ ایک دو نسلوں تک اس کا کچھ اثر رہے گا۔ اور پھر مذہب کا نام تک مٹ جائے گا۔ پس مذہب کے خلاف یہ نہایت منظم کوشش ہے۔ اور جو شخص بھی مذہب سے ہمدردی رکھتا ہے اس کا فرض ہے کہ وہ اس دہریت و الحاد کی رو کو پسپا کرنے کے لئے ہر ممکن قربانی پیش کرے۔ مذہب کے خلاف سب سے زیادہ واضح بیان لینن کا ہے۔ اس لئے ذیل میں اس کی بعض تحریرات پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) "مارکس کا یہ کہنا ہے کہ "مذہب لوگوں کی افیم ہے"۔ اس کے مذہب سے تعلق رکھنے والے فلسفہ کو نے کا پتھر ہے۔"

(مارکس اینجلز مارکسزم ص۱۹۱)

(۲) "ہمیں مذہب سے ضرور لڑنا ہے۔ یہ تمام مادیت کی ابجد ہے اور اسی طرح مارکسزم کی بھی" (ایضاً ص۱۹۳)

(۳) "مارکس کا پیرو لازمی طور پر مادہ پرست ہونا چاہیے۔ یعنی مذہب کا دشمن" (ایضاً ص۱۹۶)

(۴) "جو رسالہ جنگجو مادیت کا ارگن بننا چاہتا ہے۔ اسے دہریت کے پروپیگنڈا اور کوشش میں تھکنا نہیں چاہیے۔" (ص۲۱۱)

(۵) "کمیونسٹ انٹرنیشنل کا پروگرام جو کہ چھٹی ورلڈ کانگرس منعقدہ ۱۹۲۸ء کے موقعہ پر بنایا گیا بتلاتا ہے کہ مذہب کے خلاف لڑنا جو کہ لوگوں کی افیم ہے ثقافتی انقلاب میں اہم درجہ رکھتا ہے۔" (لینن)

(۶) "سوویٹ یونین کی حکومت اگرچہ دلوں کی آزادی ضمیر کو تسلیم کرتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ مذہب کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لئے تمام ممکن ذرائع استعمال کرتی ہے۔"

(۷) ہم نے "پیش لفظ" کے ابتدا میں کہا تھا کہ مارکسزم کا تصور دہریت کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ یہاں ہم یہ اضافہ کرتے ہیں کہ دہریت بھی مارکسزم کے بغیر ناقص اور غیر مستقل ہے۔"

(۸) "ہمارے پروگرام میں دہریت کا پروپیگنڈا لازمی طور پر شامل ہے۔"

(۹) "لہٰذا ہم کہتے ہیں کہ ہم خدا پر ایمان نہیں رکھتے۔"

(۱۰) "اس طرح وہ تمام تصوف۔ مذہب۔ بغض اور توہم پرستی کو ہمیشہ کے لئے دفن کردیگا۔" (پروگرام آف دی کمیونسٹ انٹرنیشنل ص۵۴)

شاید بعض لوگ کہیں کہ یہ تو محض دعاوی یا اصول ہیں۔ ان سے یہ کیسے ثابت ہوا کہ وہ ایسا کرتے بھی ہیں۔ گو یہ سوال صرف ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے ہوگا۔ کیونکہ جب ایک شخص کہتا ہے کہ میں فلاں کام ضرور کروں گا۔ تو جب بھی اسے موقع ملے گا وہ اس کا ارتکاب کرنے سے نہیں رک سکتا۔ لیکن اس آخری حجت کو توڑنے کے لئے بھی بعض واقعات تحریر کئے جاتے ہیں جن سے ثابت ہے کہ یہ صرف اقوال ہی نہیں بلکہ روسی حکومت نے انہیں عملی جامہ پہنانے کی بھی پوری کوشش کی ہے۔

(۱) انگلستان کے ایک مصنف لوئی فیشر نے روس سے واپس جانے کے بعد وہاں حالات لکھے چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ روسی مذہب اور خدا کے دشمن ہیں۔ ان کے اس خیال کو تصویری زبان میں اس طرح ادا کیا گیا ہے کہ "ایک طاقتور مزدور ہاتھ میں ہتھوڑا لئے گرجوں دیروں اور مساجد کو گرانے کے بعد زینے پر چڑھ کر آسمان کی طرف جا رہا ہے۔ اور وہاں ایک سیاہ آتشیں دیو (یعنی خدا معاذ اللہ) اس کو دیکھ کر سہما جا رہا ہے۔" (فیشر رشیا ص۱۳)

(Lenin's Russia)

(۲) قارئین کرام کو معلوم ہے کہ بخارا اسلام کا عظیم الشان علمی مرکز رہا ہے۔ علم قرآن۔ حدیث اور فقہ وغیرہ کا ایک لمبے عرصہ تک اس میں چشمہ جاری رہا ہے لیکن بدقسمتی سے اب وہ ظالم روسیوں کے پنجہ میں ہے۔ اس لئے اب جو اس کی حالت ہوئی اس کا قصہ ایک کمیونسٹ مصنف یوں بیان کرتا ہے۔

"مزید برآں وہاں ایک واقعہ پیش آیا جو اسلامی تاریخ میں سب سے پہلا ہے کہ لوگوں نے پاک احکام کو چھوڑ کر بالشوزم اور دہریت کو قبول کرنا شروع کر دیا گیا" (ڈاؤن اوور سمرقند Down over Samarkand ص۱۸۱)

(۳) "توقند کی ایک بستی میں ایک کسان کو "مشترک کھیتوں" کا ممبر بننے سے اس وجہ سے روک دیا گیا کہ وہ مسجد میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھے گئے تھے۔ اضلاع بخارا میں بعض حد سے زیادہ سرگرم افسروں نے اعلان کر دیا کہ "مشترک کھیتوں" میں مردوں کا جلانا لازمی ہے" (ایضاً ص۱۹۳)

(۴) بہت سی بستیوں میں اہم مساجد کو ماڈرن سکولوں میں تبدیل کردیا گیا ہے" (ایضاً ص۲۵۰)

(۵) چند برس ہوئے مسلم سکول جہاں برسوں تک لڑکوں کو قرآن حفظ کرایا جاتا تھا۔ ناپید ہو گئے ہیں" (ایضاً ص۲۳۷)

(۶) تاجکستان میں روسیوں نے ایک شہر سٹالن آباد کے نام سے آباد کیا ہے۔ اس کی خصوصیت بھی ملاحظہ ہو۔ لکھتے ہیں۔

"سٹالن آباد کا ایک امتیاز جسے ایک تاجک کمیونسٹ کبھی ذکر کئے بغیر نہیں چھوڑ سکتا یہ ہے کہ سٹالن آباد سب سے پہلا اور اب تک ایک ہی ایسا دارالخلافہ ہے جس میں کوئی مذہبی ادارہ نہیں۔ نہ مساجد ہیں۔ نہ کلیسا ہیں اور نہ دیر" (ایضاً ص۲۳۲)

(۷) "اسلام اور مارکسزم کے ڈرامائی مقابلہ کے واقعات جتنی کثرت سے تاجکستان میں نظر آتے ہیں وسطی ایشیا میں اور کسی جگہ نہیں" (ایضاً ص۲۴۱)

(۸) "تاجکستان کے ایک شاعر کی نظم کا کچھ حصہ یہ ہے "دیہ گھروں اور کھیتوں کو چھوڑ کر لوگوں کا تمام دن مسجد میں بیٹھے رہنا۔ اس غلامانہ ماضی کی بیہودگی کی اب کسے فرصت ہے" (ایضاً ص۳۴۴)

(۹) "کھیتوں میں کثرت سے آمد و رفت کا اول نتیجہ بے پردگی ہے" (ایضاً ص۳۴۸)

(۱۰) "آج بخارا میں ایک بھی نقاب پوش عورت نہیں"

(سوویٹ سکیم آف دی ورلڈ ص۱۰۳)

معزز ناظرین! روس کے سارے حالات کا ہمیں علم نہیں ہو سکتا۔ روسی لٹریچر کا اکثر حصہ روسی زبان میں ہے۔ تاہم جو کتابیں اس وقت تک انگریزی میں شائع کی جاچکی ہیں ان میں سے روس کے مذہب کے متعلق خیالات اور اعمال کا ایک مختصر نقشہ آپ کے سامنے ہے مذکورہ بالا حوالہ جات سرمایہ داروں۔ یا نازی ازم اور فاشزم کے حامیوں کی تصنیفات میں سے نہیں بلکہ روسی اشتراکیت کے بانی لینن اور دوسرے مستند کمیونسٹ مصنفوں اور سیاحوں کی لکھی ہوئی کتب میں سے ماخوذ ہیں۔ انہیں ایک نظر دیکھ لینے کے بعد کوئی انصاف پسند انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ روس مذہب کا حامی ہے یا کم از کم مذہب کے معاملے میں غیر جانبدار ہے۔ یہ یقینی بات ہے کہ روس مذہب کا دشمن ہے۔ مذہب اور کمیونزم دو متضاد چیزیں ہیں۔ آپ نے دیکھ لیا ہے۔ کہ روس جس قسم کے شہروں کو آباد کرنا چاہتا ہے ان میں خدا کا کوئی گھر نہیں۔ نہ مسلمانوں کی مسجدیں ہیں نہ عیسائیوں کے گرجے ہیں۔ اور نہ یہودیوں کے عبادت خانے ہیں۔ مذہبی درسگاہوں کو انہوں نے بند کر دیا ہے اور خدا کو مارنے کے لئے آسمان تک پہنچنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان حقائق پر آگاہ ہونے کے بعد صاف کھل جاتا ہے کہ کمیونزم مذہب کو مٹانا چاہتی ہے نہایت قابل افسوس ہیں وہ کمیونسٹ جو عوام کو محض جھوٹی اور غلط باتیں بتا کر گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔

خاکسار محمد منور از کانپور

تقرر امرائے جماعتہائے احمدیہ

(۱) چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ جمشید پور چونکہ پانچ چھ ماہ کی لمبی رخصت پر جا رہے ہیں۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان کی رخصت سے واپسی تک مرزا بشیر احمد صاحب کو قائمقام امیر اور سید حسام الدین صاحب کو نائب امیر مقرر فرمادیا ہے۔

(۲) میاں محمد الطاف صاحب امیر جماعت احمدیہ مردان چونکہ تبدیل ہو کر پشاور چلے گئے ہیں۔ اس لئے حضور نے میاں محمد یوسف صاحب اپیل نویس کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء تک کے لئے اس جماعت کا امیر مقرر فرمایا ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

ذبیح حضرت اسماعیلؑ ہیں نہ کہ حضرت اسحاقؑ

ذبیح ہونے کے لئے اکلوتا اور پلوٹھا ہونا لازمی ہے

(۲)

اخبار "الفضل" ۲ر فروری ۱۹۴۶ء میں اس مضمون کی ایک قسط شائع ہو چکی ہے۔ اس مسئلہ پر مزید روشنی ڈالنے کے لئے مندرجہ ذیل سطور ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں۔

قسط اول میں یہ بات ثابت کی جا چکی ہے۔ کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام چودہ سال تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اکلوتے اور پہلوٹھے بیٹے رہے۔ نیز یہ کہ وہ کتاب مقدس کی رو سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل اور بیٹے ہیں۔ اب بائیبل کی رو سے انشاء اللہ یہ ثابت کیا جائیگا۔ کہ حضرت ہاجرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی تھیں۔ اور حضرت اسماعیل ان کے جائز اور وارث فرزند۔ نیز یہ کہ حضرت اسماعیل ع کو کتاب مقدس حضرت اسحٰقؑ سے افضل۔ اعلیٰ قرار دیتی ہے۔ اور زور دار لفظوں میں فرماتی ہے۔ کہ پہلوٹھے اور اکلوتے ہونے کا حق صرف اور صرف حضرت اسماعیل ع کو ہی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے

"اگر کسی مرد کی دو بیویاں ہوں۔ اور ایک محبوبہ اور دوسری غیر محبوبہ اور محبوبہ اور غیر محبوبہ دونوں سے لڑکے ہوں۔ اور پہلوٹھا بیٹا غیر محبوبہ سے ہو۔ تو جب وہ اپنے بیٹوں کو اپنے مال کا وارث کرے تو وہ محبوبہ کے بیٹے کو غیر محبوبہ کے بیٹے پر جو فی الحقیقت پہلوٹھا ہے۔ فوقیت دیکر پہلوٹھا نہ ٹھہرائے۔ بلکہ وہ غیر محبوبہ کے بیٹے کو اپنے سب مال کا دونا حصہ دے کر اسے پہلوٹھا مانے۔ کیونکہ وہ اس کی قوت کی ابتدا ہے۔ اور پہلوٹھے کا حق اسی کا ہے۔" (استثناء $\frac{۲۱}{۱۵-۱۷}$)

مندرجہ بالا عبارت سے یہ نتائج نکلتے ہیں

(۱) کسی مرد کی دو بیویاں ہوں۔ ایک اس سے دوسری سے زیادہ پیاری ہو۔ دونوں کے لڑکے پیدا ہوں۔ مگر پہلوٹھا لڑکا یعنی پہلے پیدا ہونے والا اس عورت سے ہو۔ جو خاوند کو نسبتاً کم پیاری ہو۔ تو خاوند کسی صورت میں بھی زیادہ پیاری بیوی کے لڑکے کو جو چھوٹا ہو کم پیاری بیوی کے لڑکے پر جو درحقیقت پہلوٹھا ہو فضیلت نہ دے۔ اور جو لڑکا واقعی پہلوٹھا ہے۔ اس کا حق نہ مارے۔ اور اسی کو پہلوٹھا مانے۔ کیونکہ بے شک لڑکے کی ماں اسے کم پیاری ہے۔ مگر اس میں لڑکے کا کوئی قصور نہیں۔ کیونکہ وہ تو بہر حال پہلے پیدا ہو چکا۔ اور پہلا ہونے کا حق پہلے ہی کو ہے۔ اور پہلوٹھا وہی کہلانے کا مستحق ہے

خاوند کو چاہیئے کہ اس صورت میں کم پیاری بیوی کے لڑکے کو جو دوسرے لڑکے سے پہلے پیدا ہوا دوگنا مال دے کیونکہ وہ اسی کی قوت کی ابتدا ہے۔ اور پہلوٹھے کا حق اسی کا ہے۔

کتاب مقدس کے اس قانون کو ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ سے اشد مشابہ پاتے ہیں۔ بلکہ یہ یقین کی حد تک پہنچی ہوئی بات معلوم ہوتی ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان کا ہی یہاں ذکر ہے۔ کیونکہ ساری کتاب مقدس پڑھ جایئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سوا کوئی دوسرا خاوند ایسا نہیں ملے گا جس کی بیویوں میں غیر محبوبہ اور محبوبہ کا جھگڑا نظر آئے۔ پھر اکلوتے اور پہلوٹھے ہونے کا معاملہ بھی درپیش ہو۔ آج تک یہود عیسائی اور مسلمان جس اکلوتے اور پہلوٹھے ہونے کے حق میں جو اختلاف رکھتے ہیں۔ وہ حضرت اسحاقؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے متعلق ہی ہے۔ جو حضرت ابراہیم ع کے فرزند تھے۔ ہم تمام یہود اور مسیحی صاحبان کی خدمت میں مودبانہ التماس کرتے ہیں۔ کہ وہ بتائیں۔ حضرت ابراہیمؑ کی دو بیویاں نہ تھیں؟ ضرور تھیں۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"ابرام کو ملک کنعان میں رہتے دس برس ہو گئے تھے جب اسکی بیوی ساری نے اپنی مصری لونڈی اسے دی۔ کہ اس کی بیوی بنے۔" (پیدائش $\frac{۱۶}{۳}$)

صاف لکھا ہے کہ اس کی بیوی بنے اور جب بیوی بن گئی۔ تو پھر اسکی اولاد پر کیا اعتراض

بہر حال یہ ثابت ہو چکا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دو بیویاں تھیں۔ ایک سارہؓ اور دوسری ہاجرہؓ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ دونوں کے لڑکے تھے یا نہیں۔ یہ سب جانتے ہیں کہ دونو کے لڑکے تھے۔ حضرت سارہؓ کے فرزند حضرت اسحٰقؑ اور حضرت ہاجرہ کے فرزند حضرت اسمٰعیلؑ۔ حضرت سارہؓ پہلی بیوی تھیں جو حضرت ابراہیمؑ کو بہت پیاری اور محبوبہ تھیں۔ اور حضرت ہاجرہؓ دوسری بیوی اور نسبتاً کم پیاری تھیں۔ حقوق تو بیویوں کے پورے انصاف سے ادا کئے جاتے ہیں۔ مگر دل کے مخفی کونوں کی محبت نہیں بانٹی جا سکتی۔ اب صاف بات ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی دو بیویوں میں سے ایک محبوبہ یعنی سارہؓ اور دوسری غیر محبوبہ یعنی ہاجرہؓ تھیں۔ محبوبہ کا بیٹا یعنی سارہؓ کا بیٹا اسحٰقؑ اور غیر محبوبہ یعنی ہاجرہؓ کا بیٹا اسمٰعیلؑ ہے اور عمر میں بڑا یعنی پہلوٹھا حضرت اسمٰعیلؑ اب یہ دیکھنا ہے۔ کہ ان دونو بیٹوں کے حقوق کے متعلق کتاب مقدس کیا فرماتی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ "کم پیاری کے لڑکے یعنی ہاجرہؓ کے لڑکے اسمٰعیلؑ کو دوگنا مال دے۔ کیونکہ وہ اس کی قوت کی ابتدا ہے۔ اور پہلوٹھے کا حق اسی کا ہے"۔

عیسائی صاحبان کو چاہیئے کہ کتاب مقدس کے اس فیصلہ کو مان لیں۔

کیا حضرت اسمٰعیلؑ حضرت ابراہیمؑ کی قوت کی ابتدا نہیں تھے۔ اگر تھے اور آپ جانتے ہیں کہ واقعی تھے۔ تو پھر کتاب کہتی ہے پہلوٹھے کا حق اسی کا ہے

اور آپ قسط اول میں ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ ذبیح وہی ہے جو پہلوٹھا اور اکلوتا ہے۔ پس قطعی طور پر ثابت ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ کے اکلوتے اور پہلوٹھے فرزند ارجمند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہی ہیں۔ جن کو ذبیح ہونے کا حق اور فخر حاصل ہے۔ اور جن کی اولاد سے وہ نبی پیدا ہوا جس کے متعلق یوحنا جیسے عظیم الشان نبی نے جو مسیح ناصری کا استاد اور مرشد تھا۔ اور جس کے ہاتھ پر مسیح نے توبہ کا بپتسمہ لیا تھا۔ فرمایا۔

"میں تو تم کو توبہ کے لئے پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں۔ لیکن جو میرے بعد آتا ہے وہ مجھ سے زور آور ہے میں اس کی جوتیاں اٹھانے کے لائق نہیں۔ وہ تجھ کو روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔" (متی $\frac{۳}{۱۱}$)

یہ یوحناؑ کے بعد آنے والا مسیح نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مسیح اور یوحنا کا زمانہ ایک ہی تھا۔ اور دونوں بھائی ہم عصر نبی تھے۔ ان کے بعد آنے والا وہ ہے جس کے متعلق مسیح نے بھی فرمایا ہے۔

"اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا۔ کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے۔" (انجیل یوحنا ۱۵)

یہ دنیا کا سردار اسمٰعیلؑ کا فرزند مسیح اور یوحنؑ کے بعد آنے والا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار ہے

خاکسار محمد اشرف واقف زندگی

سرپرستوں سے گذارش

"نماز کے بغیر اسلام کوئی چیز نہیں۔ اگر کوئی قوم چاہتی ہے کہ وہ اپنی نسلوں میں اسلامی روح قائم رکھے۔ تو اس کا فرض ہے کہ اپنی قوم کے ہر بچہ کو نماز کی عادت ڈالے" (الفضل ۲۳ اپریل ۱۹۴۶ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے اس ارشاد کے پیش نظر آپ اپنے بچوں کو نماز کی عادت ڈالیں۔ تا جب وہ جوان ہو جائیں۔ تو نماز کی عادت کی وجہ سے نماز پڑھنا ان کے لئے مشکل نہ ہو۔

تنظیم اطفال

ذمہ واری

"جب تم ایک ذمہ واری کا کام لیتے ہو۔ تو تمہارا فرض ہے کہ اس کام کو پوری تندہی اور خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دو" (ارشاد حضرت امیر المومنین الفضل ۲۴ دسمبر ۱۹۳۹ء)

لمبی عمر پانے والا کون؟ مولوی ثناء اللہ صاحب

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا مولوی ثناء اللہ صاحب کو بذریعہ مباہلہ خدا تعالیٰ سے آخری فیصلہ کرانے کی دعوت دی۔ مگر وہ قبول کرنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ آخر جب بعض اُن کے رفیقوں کے کہنے کہانے پر مجبور ہو کر ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث میں حضرت اقدس کی "انجام آتھم" کی دعوت مباہلہ میدان میں آنے کا اظہار کیا۔ ادہر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آخری فیصلہ کے نام سے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو دعائے مباہلہ شائع فرمائی اور آخر میں مولوی صاحب کو مخاطب کر کے لکھا ہے۔

"جو چاہیں اس کے نیچے لکھدیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے" مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مضمون کو اپنے اخبار میں شائع کرتے ہوئے حضرت اقدس کے پیش کردہ طریق فیصلہ کی نامنظوری کا باالفاظ ذیل اعلان کر دیا کہ:۔

"یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے"۔ اور ساتھ ہی اپنی طرف سے یہ نیا طریق فیصلہ لکھا کہ:۔

"قرآن تو کہتا ہے۔ کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔...... خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لیں" (اہل حدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء)

آخر حضرت اقدس کی اس تحریر کے موجب کہ مولوی صاحب میرے طریق فیصلہ کے نیچے جو چاہیں لکھدیں۔ اب خدا فیصلہ کر کے رہے گا۔ خدا نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو ان کی اپنی تحریر کے مطابق "لمبی عمر" دے کر جھوٹا ثابت کر دیا۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی۔ فالحمد للہ

واقعات مندرجہ بالا کے رو سے میں نے "الفضل" ۳ اپریل میں جو مضمون لکھا۔ اس کا جواب مولوی صاحب نے نہ دیا۔ البتہ "لمبی عمر پانے والا کون؟ بجواب الفضل مورخہ ۳ اپریل ۱۹۴۶ء" کے عنوان کے تحت لکھا ہے۔

جو لکھنا یہ ہے۔ کہ ہمارے معاملہ میں خدائی ہائی کورٹ کا فیصلہ کس جانب ہے۔ مرزا صاحب نے جس روز آخری فیصلہ کی دعا شائع کی تھی۔ جس کا مختصر مضمون یہ ہے۔ کہ الٰہی جھوٹے کو سچے کی زندگی میں موت دے۔ آپ کو فوراً الہام ہوا۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ یعنی خدا نے اس دعا کی قبولیت کا وعدہ فرما لیا" (اہل حدیث ۱۹ اپریل)

یہ اشتہار دعائے مباہلہ کا تھا۔ جس کو مولوی صاحب نے نامنظور ہی نہیں کیا۔ بلکہ اس کے منظور کرنے والے کو "نادانی" ٹھہرایا۔ اب اگر اسے منظور کر لیں۔ تو خود ہی غور فرمائیں۔ دانا ہوئے یا نادان؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ دعا انہیں معنوں میں ہے۔ جن معنوں میں آیت مباہلہ میں الفاظ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ہیں۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کا کلام اور وہ بھی خدا کا کلام جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا۔ کہ نجران کے عیسائیوں کو دعوت مباہلہ دیں ہم ان جھوٹوں پر لعنت نازل کریں گے۔ چنانچہ حضور نے دعوت مباہلہ دی اور اس یقین سے دی۔ کہ اگر یہ مباہلہ کریں گے۔ تو ایک سال کے اندر اندر تباہ ہو جائیں گے جیسا کہ الفاظ نبوی لما حال الحول علی النصاری حتی یھلکوا (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۴۶۵) سے ظاہر ہے۔ مگر عیسائیوں نے مباہلہ سے انکار کر دیا۔ اور وہ بچ گئے۔ اسی طرح اور بعینہٖ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تحریک فرمائی۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ دعائے مباہلہ کا اشتہار دیں میں دعا سنتا ہوں۔ اگر امرتسری اس بات پر مستعد ہوئے۔ کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے اور انہوں نے مباہلہ کیا۔ تو ضرور وہ پہلے مر گئے۔ لیکن چونکہ نجران کے عیسائیوں کی طرح مولوی صاحب نے بھی مباہلہ سے انکار کر دیا۔ اس لئے بچ گئے۔ سو اور چونکہ امرتسری صاحب نے خود ہی یہ طریق فیصلہ پیش کیا کہ:۔ "خدا تعالیٰ جھوٹے۔ دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے"۔

اس لئے خدا تعالیٰ نے ان کو اسی راہ سے پکڑا۔ اور "لمبی عمر" دے دی پس مولوی ثناء اللہ صاحب کو خدا تعالیٰ نے خود ان کے اپنے ہی طریق فیصلہ کے رو سے "جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان" ثابت کر دیا۔

(خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مبلغ)

اعلان فراہمی چندہ برائے تعمیر مسجد حافظ آباد

چار یا پانچ سال کا عرصہ ہوا۔ کہ حافظ آباد کی جماعت کو وہاں کی تعمیر مسجد کے سلسلہ میں -/۱۵۰۰ روپیہ تک چندہ فراہم کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ لیکن بوجہ جنگ سامان عمارت مہیا نہ ہونے کے باعث وہ اس اجازت سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ لہذا اب پھر ان کو یہ رقم ضلع گوجرانوالہ کی مقامی جماعتوں سے ان شرائط پر جمع کرنے کی اجازت دیجاتی ہے۔ کہ (۱) اس چندہ کا مرکز کے لازمی چندوں (چندہ عام حصہ آمد۔ جلسہ سالانہ) اور چندہ کالج پر مخالفانہ اثر نہ پڑے۔ یعنی نہ تو اس کی وجہ سے لازمی چندوں میں کمی واقع ہو۔ اور نہ اُن کے مرکز میں بھیجنے میں التواء ہو۔ اور (۲) کسی ایسی جماعت یا دوست سے وصول نہ کیا جائے۔ جو لازمی چندوں کا بقایا دار ہو۔

امید ہے۔ کہ احباب جہاں تک ہو سکے اس کار خیر میں حصہ لیکر عند اللہ ماجور ہوں گے (ناظر بیت المال)

ہمارے قومی شعار!

یوں تو ہمیں سب اچھے اخلاق اپنے اندر پیدا کرنے چاہئیں۔ مگر یکدم کوئی انسان ترقی نہیں کر سکتا۔ قدم قدم چل کر ایک مسافر منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔ اگر ہم اس طرح پروگرام بنائیں۔ کہ اس مہینہ میں ہم نے فلاں نیکی پر بہ نسبت دوسری نیکیوں کے زیادہ زور دینا ہے۔ جب یہ مہینہ ختم ہو جائے تو دوسرے مہینے فلاں نیکی پر زور دینا ہے۔ تو اس طرح سے ہمیں نیک کام کرنے کی عادت پڑ جائے گی۔ اور ہمارے لئے اچھے اعمال کو بجا لانا مشکل نہیں ہوگا۔ قادیان کے اطفال کے لئے ہم نے یہ پروگرام بنایا ہے۔ کہ ہر ایک محلہ کو ایک ایک شعار دے دیا گیا ہے۔ اور تاکید کر دی گئی ہے۔ کہ وہ ایک ماہ تک اس شعار پر زور دیں۔ اور وقتاً فوقتاً دورہ کر کے ان کی نگرانی کی جائیگی۔ کہ وہ کہاں تک اپنی ذمہ واری کو بجا لا رہے ہیں۔ اور ایک ماہ کے بعد ماہانہ جلسہ میں ان کے کام کا باہم مقابلہ کیا جائے گا۔ جس محلہ نے اپنے شعار کے مطابق دوسرے محلوں سے زیادہ کام کیا ہوگا۔ اس کے کام کا اعلان کر دیا جائے گا۔ تا اطفال الاحمدیہ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی روح پیدا ہو۔

اطفال الاحمدیہ کی بیرونی مجالس بھی اسی طرح اپنے لئے ایک پروگرام بنا لیں۔ اور ایک ایک ماہ ایک ایک شعار پر زور دیں۔ جب جلسے ہوں۔ ہفتہ وار یا ماہانہ تو ان میں ایک بچہ بولے ہمارا شعار۔ تو دوسرے تمام اپنا شعار دہرائیں۔ اس طرح سے ان کو اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے گا۔ کہ اس ماہ میں انہوں نے کون سے شعار پر زور دینا ہے۔ (نائب مہتمم اطفال)

اعلان نکاح

۲۲ اپریل دوشنبہ بعد از نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حافظ عبد الرحمٰن صاحب ولد محمد عبد اللہ صاحب مرحوم کا نکاح فضل رحمت بیگم بنت ڈاکٹر وارث علی صاحب لکھنؤ سے بعوض مہر مبلغ ایکہزار روپیہ پڑھا اللہ تعالےٰ فریقین کے لئے بابرکت بنائے۔

موسیٰ حسین قادیان

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

راشننگ کو وسعت دینے کے ۸ وجوہ

ہندوستان کے اکثر علاقوں کو قحط کا زبردست خطرہ ہے۔
غذا کی پیداوار ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی نہیں۔
اناج کی عالمگیر کمی کی وجہ سے واقعی کمی پوری کرنے کیلئے برآمد ممکن نہیں ہے
غذا کی ضروری اجناس کو سٹہ بازوں کے دائرہ عمل کی حدود میں نہیں چھوڑا جا سکتا۔
قیمتوں پر کنٹرول قائم رکھنا ضروری ہے۔
اناج ضائع کرنے کی حرکت خاتمہ ہونا چاہیئے۔
فاضل اناج کے علاقوں میں راشننگ سے کمی کے علاقوں میں اناج ملنا ممکن ہونا چاہیئے
کمی کے علاقوں میں بھی ہر ایک کو مساوی غذا ملتی ہے۔

اب تک ۱۵۰ لاکھ انسانوں کی آبادی کیلئے جو ۵۰۰ قصبات میں بسی ہوئی ہے راشننگ کیا جا چکا ہے دوسرے قصبات اور علاقوں کو بھی اس فہرست میں شامل کیا جا رہا ہے۔ اناج کے راشننگ کی مقدار کم کردی گئی ہے۔ تاکہ ذخیرے محفوظ کئے جا سکیں اور کمی والے علاقوں کو مدد دی جا سکے۔ غذا کے راشننگ میں تعاون آپکا فرض ہے۔ راشننگ کے قواعد پر ایمانداری سے عمل کیجئے۔ اس طرح اپنا فرض ادا کیجئے اور جانیں بچایئے۔

مناسب قیمتوں پر (R) سب کے لئے غذا

جاری کردہ فوڈ ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی

حضور کا تازہ ارشاد ۔ احباب جماعت کے نام

مجلس مشاورت کے موقعہ پر نمائندگان جماعت کو خطاب کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔ ہماری جماعت کے احباب کو وہ چیزیں جو احمدی کارخانوں میں بنتی ہیں۔ احمدی کارخانوں کی ہی بنی ہوئی خریدنی چاہئیں۔ اور احمدی تاجروں کو چاہیے۔ کہ قادیان کے کارخانوں میں جو چیزیں بنتی ہیں۔ ان کی ایجنسیاں اپنے ہاں کھولیں اور انہیں فروخت کریں۔

ہمارے کارخانہ میں بجلی کی گھروں میں استعمال ہونے والی عام ضروریات کی اشیاء مثلاً۔ ہر قسم کے سٹوو سٹوو روم ہیٹر (ایک ہی میں دونوں کام) بجلی کی گھنٹیاں۔ بزر۔ امیرشن ہیٹر۔ "ایکو لائٹ" (اے سی کرنٹ پر کام دینے والا لیمپ جس کا بجلی کا خرچ تمام رات جلنے پر ایک ماہ میں صرف ۱ ہے) "سٹار لائیٹ" (نائیٹ لیمپ تمام رات جلنے پر خرچ بالکل معمولی مگر روشنی اتنی کافی کہ قریب بیٹھ کر پڑھائی بھی ہو سکتی ہے) ہاٹ پلیٹس بجلی کی کیتلیاں وغیرہ وغیرہ

آپ ہماری اس طرح امداد کر سکتے ہیں۔ کہ اپنی ضروریات کی خرید کے وقت دوکاندار سے ہمیشہ "پائونیر انڈسٹریز قادیان" کی بنی ہوئی

"ACO" مارکہ بجلی کی اشیاء طلب کیجئے

اور اپنی قومی صنعت کو فروغ دیجئے

(پرائس لسٹ مفت)

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے

خاکسار

عبد اللطیف منیجنگ پروپرائیٹر پائونیر انڈسٹریز قادیان

(متصل مسجد مبارک)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۲۷ اپریل ملک سر خضر حیات ٹوانہ وزیر اعظم پنجاب نے ایک بیان میں کسانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی ضروریات سے فالتو اناج جلدی از جلد گورنمنٹ یا اس کے ایجنٹوں کے ہاتھ فروخت کریں۔ تاکہ قلت زدہ صوبوں اور ریاستوں کی مدد کی جا سکے

لاہور ۲۵ اپریل۔ اس سال نارتھ ویسٹرن ریلوے نے مندرجہ ذیل نئی برانچ لائنیں جاری کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ بہاولنگر اور فورٹ عباس۔ جڑانوالہ۔ ایبٹ آباد بہیروڈ۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان کوہاٹ تھل۔ کوہاٹ بنوں۔ کراچی کریٹ۔

طہران ۲۸ اپریل۔ آذربائیجان کے ایک کورٹ مارشل نے دو ایرانی افسروں کو دس دس سال قید کی سزا دی ہے ان کے خلاف الزام یہ ہے۔ کہ انہوں نے صوبہ کے جمہوری نظام کے سامنے ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا تھا۔

واشنگٹن ۲۷ اپریل۔ انڈیا لیگ آف امریکہ کے صدر ڈاکٹر جے جے سنگھ نے حکومت امریکہ کی اس پالیسی کے خلاف احتجاج کیا ہے کہ وہ اوروں کو تو اناج دے رہی ہے لیکن ہندوستانیوں کو بھوکوں مار رہی ہے۔

نئی دہلی ۲۷ اپریل معتبر ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ عارضی گورنمنٹ بنانے کے متعلق غالباً یکم مئی تک فیصلہ ہو جائے گا۔ مگر اس فیصلہ کا آئندہ کی تفصیلات مثلاً صوبوں کی از سر نو حدود بندی آئین ساز مجالس وغیرہ سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

امرتسر ۲۷ اپریل: امرتسر میں فرقہ وارانہ تلخی بہت بڑھ گئی ہے۔ لوگ کرپانیں تلواریں اور لاٹھیاں وغیرہ دھڑا دھڑ خرید رہے ہیں۔ عام اندیشہ یہی ہے کہ مسلم لیگ اور کانگرس میں کوئی سمجھوتہ نہ ہونے کی صورت میں خوفناک فرقہ وارانہ فسادات شروع ہو جائیں گے۔ کل رات ایک مسلم نوجوان کو چھرا گھونپ دیا گیا۔ اس سلسلہ میں ایک سکھ گرفتار کر لیا گیا۔

نئی دہلی ۲۷ اپریل۔ آج وزارتی مشن کی طرف سے صدر مسلم لیگ اور صدر کانگرس کو یہ مکتوب ملا کہ وہ لیگ اور کانگرس میں مفاہمت کرانے کی غرض سے ایک مشترکہ کانفرنس میں شرکت کے لئے اپنی جماعتوں کے نمائندے نامزد کریں۔ دعوت نامہ میں نامزد ارکان کی تعداد مقرر نہیں کی گئی۔

نئی دہلی ۲۷ اپریل۔ کانگرسی اور مسلم لیگ کے حلقوں میں ہندوستانی لیڈروں اور وزارتی مشن کی مجوزہ گول میز کانفرنس بلانے کی تجویز کا خیر مقدم کیا جا رہا ہے امید ہے کہ یہ کانفرنس سوموار کو ہوگی

لندن ۲۸ اپریل برطانوی ڈاکخانہ کے افسر اور خفیہ پولیس ٹکٹوں کی چوری کے ایک مقدمہ کی تفتیش کر رہے ہیں جس میں ٹکٹوں کے بنڈل اڑا لئے گئے۔ ان ٹکٹوں کی مجموعی قیمت ۳۹ ہزار پونڈ بتائی جاتی تھی۔

پٹنہ ۲۷ اپریل۔ بہار اسمبلی کے مسلم لیگی ممبروں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ۱۵ روپے الاؤنس کا دس فیصدی حصہ مسلم لیگ فنڈ کے لئے دیں گے۔

سرینگر ۲۷ اپریل معلوم ہوا ہے کہ کشمیر اسمبلی کے جدید انتخابات ماہ ستمبر میں ہونے والے ہیں

یروشلم ۲۷ اپریل۔ ایک فرانسیسی جہاز کے ذریعہ پناہ گزین یہودی مارسیلز سے حیفا وارد ہوئے۔ ان کے پاس نو آبادی کے سرٹیفکیٹ ہیں۔ ان میں سے اکثر جنگ کے ایام میں نازیوں کے کیمپوں میں نظر بند رہے ہیں۔

لکھنؤ ۲۷ اپریل معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔پی نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ علیگڑھ کے حالیہ فسادات میں جن پارٹیوں نے جائیداد کا جو نقصان کیا ہے ان پر چھ لاکھ روپیہ جرمانہ کیا جائے۔ اس سلسلہ میں علیگڑھ کے چند اعلیٰ افسروں کو اس ضلع سے منتقل کر دیا جائے گا۔

دہلی ۲۷ اپریل۔ صدر کانگرس مولانا آزاد نے ایک بیان میں کہا کہ کانگرس کی صدارت کے لئے پنڈت نہرو سب سے موزوں انسان ہیں۔ میں گذشتہ چھ برس سے صدارت کے فرائض سرانجام دے رہا ہوں۔ اب مجھے معاف ہی رکھا جائے۔

نئی دہلی ۲۷ اپریل۔ روم کے اخباروں نے وارننگ دی ہے کہ اٹلی کے فسطائی لوگ

بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کا مکتوب

میں نے تریاق اٹھرا کئی مریضوں کو استعمال کرائی ہے۔ ہمیشہ یقینی طور پر اس کو ایک مفید دوائی پایا ہے۔ میں نے جب بھی کسی عورت میں اٹھرا کی علامات پائیں۔ میں نے اسے اس دوا کے استعمال کا مشورہ دیا ہے۔ میں نے اسکو اتنا مفید پایا ہے کہ کبھی خیال ہوتا ہے کہ میری تعریف مبالغہ نہ سمجھی جائے۔ میری لڑکی نصیرہ بیگم کے چوکیدار کی بیوی کو یہ مرض تھا۔ اسے یہ دوائی استعمال کرائی گئی جسکے بعد اللہ نے اسکے گھر میں صحت والی اولاد عطا کی۔ ہماری مہترانی کو یہ مرض تھا۔ کوئی بچہ نمونیہ سے مرا۔ اور کوئی ہرباد سے۔ اس طرح اسکے تین بچے فوت ہوئے تو فارغ ہوئے۔ جس نقد سے اسے یہ دوا دواخانہ نورالدین سے منگا کر استعمال کرائی حالانکہ اس نے صرف ایک ہی شیشی استعمال کی تھی۔ اس کے بعد اللہ نے اسے تندرست بچی عطا کی۔ اور یہی اس کی بچی اب تک زندہ ہے۔ اللہ تعالےٰ اسکو نیکی کے ساتھ لمبی عمر دے۔ میں علی وجہ البصیرت کہہ سکتی ہوں۔ کہ یہ ایک نہایت مفید دوا ہے:۔

(دستخط) ام داؤد ۲۶/۴/۴۶ ۱۹

آئندہ اس روایت کی خوب تشہیر کریں گے کہ مسولینی مرنے کے بعد زندہ ہو گیا۔ آج سارے روم میں مسولینی کا ذکر رہا۔ عوام کی خواہش ہے کہ مسولینی کی آخری آرامگاہ اس کی حیثیت کے مطابق ہونی چاہیئے۔

دہلی ۲۷ اپریل معلوم ہوا ہے کہ کمشنر فورڈ کرپس نے کشمیر سے واپسی کے بعد کانگرس اور لیگ میں سمجھوتہ کرانے کے لئے جو کوشش شروع کی تھی وہ ناکام رہی ہے سردار پٹیل نے ایک بیان میں پھر اس امر کی وضاحت کی کہ کانگرس متحدہ ہندوستان کی حامی ہے۔ وہ صوبوں کی از سر نو تقسیم کو بھی نہیں مان سکتی۔

قاہرہ ۲۷ اپریل باخبر حلقوں میں قیاس کیا جا رہا ہے کہ برطانوی اور مصری نمائندہ کی طرف سے سرزمین مصر سے برطانوی فوجوں کے اخراج کا سرکاری اعلان عنقریب ہونے والا ہے۔

بمبئی ۲۷ اپریل مسٹر ڈیسائی انڈین کانگرس کے جنرل سیکرٹری نے حکومت ہند کے کامن ویلتھ ریلیشنز ممبر اور صدر کانگرس سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس حیدرآباد سٹیٹ کے چار سو مزدوروں کے اخراج کے متعلق حکومت لنکا نے جو پالیسی اختیار کی ہے اس کے خلاف جوابی کارروائی کی جائے

نئی دہلی ۲۷ اپریل ہندوستان کے غذائی بحران کے انسداد کے لئے حکومت افغانستان نے ہندوستان کو ۵۰۰ ٹن گندم مفت دینے کا اعلان کیا ہے۔ حکومت ہند نے اس پیشکش کو شکریہ کے ساتھ قبول کر لیا ہے۔

لاہور ۲۷ اپریل۔ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب کل اور آج سارا دن لاہور کارپوریشن کے جھگڑے کا فیصلہ کرنے میں مصروف رہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ پندرہ نامزدگیوں میں سے نو سیٹیں اقلیتوں کو دینے کے لئے تیار ہے۔ اقلیتوں کا مطالبہ ہے کہ اول تو تمام سیٹیں ورنہ کم از کم بارہ سیٹیں انہیں ضرور ملنی چاہئیں۔

پیرس ۲۷ اپریل معلوم ہوا ہے اٹلی سے ۳۰ کروڑ طلائی ڈالر بطور تاوان وصول کئے جائیں گے جن میں سے دس کروڑ ڈالر روس کو دئیے جائیں گے اور بیس کروڑ یوگوسلاویہ کو